

96820-وازس (c) کاشکار شخص اپنی ملکیت کو بیماری کے متعلق ضرور بتائے؟

سوال

میں اتنیں برس کا جوان ہ اور تقریباً چار برس سے انکشاف ہوا ہے کہ مجھے وازس (c) کا مرض ہے، میں نے کئی ایک لڑکیوں کو شادی کا پیغام دیا ہے اور جب میری اور لڑکی کے گھروں کی پہلی ملاقات ہوتی ہے تو میں انہیں اپنی اس بیماری کا بتاتا ہوں تو وہ فوراً اس رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ بیماری اس وقت تک منتقل نہیں ہوتی جب تک خون منتقل نہ ہو، اور نہ ہی یہ متعدی ہے، اور پھر میری حالت سے بھی بیماری محسوس نہیں ہوتی اور کوئی علامت ظاہر نہیں اب مجھے کیا کرنا چاہیے آیا میں اس بیماری کے متعلق بتاؤں یا نہ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو عافیت و شفایا بی سے نوازے، اور آپ کو نیک و صالح یوی اور اولاد عطا فرمائے۔

دوم :

جب یہ بیماری ایسی ہے کہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور اس بیماری کے شکار شخص سے شادی کرنے سے اجتناب کرتے اور بچتے ہیں، تو یہ عیب شمار ہوتا ہے، اس لیے اس بیماری کا بیان اور وضاحت کرنا ضروری ہے لڑکی والوں کو اس سے دھوکہ میں رکھنا اور اسے چھپانا حرام اور دھوکہ شمار ہو گا۔

ابن قیم رحمہ اللہ کے لئے ہیں :

"قیاس یہ ہے کہ : ہر وہ عیب جو خاوند اور یوی کو ایک دوسرے سے تنفس کرنے کا باعث ہو اور اس سے نکاح کا مقصد محبت والفت اور مودت حاصل نہ ہوتی ہو تو یہ اختیار کو واجب کرتا ہے"

ویکھیں : زاد المعاد (5/166).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"اور جو شخص بھی صحابہ کرام اور سلف کے فتاویٰ جات پر غور و تأمل کرے گا اسے یہ معلوم ہو گا کہ انہوں عیب کی وجہ سے روکو و مخصوص نہیں کیا۔"

اور یہ بھی کہنا ہے : جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجر کے لیے سامان تجارت میں عیب چھپانے کو حرام کیا، اور یہ بھی حرام کیا کہ جسے سامان میں عیب کا علم ہو تو اس کی لیے خریدار سے وہ عیب چھپانا حرام ہے۔

تو پھر نکاح میں عیب کو کس طرح چھپایا جا سکتا ہے : اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توفاطہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ کو فرمایا تھا جب وہ شادی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاویہ یا ابو جھم کے بارہ میں مشورہ لینے آئی تو آپ نے فرمایا :

"معاویہ تو نگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جنم تو اپنی لائٹھی ہی کندھے سے اتارتا نہیں"

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نکاح میں عیب کو بیان کرنا اواجب اور ضروری ہے، تو پھر اس عیب کو پھپانا اور اسے دھوکہ میں رکھنا اور تمیس کرنا اس کے لزوم کا باعث کیسے ہو سکتا ہے، اور عیب والے کو دوسرا سے کی گردان میں کیسے طوق بنایا جا سکتا ہے حالانکہ وہ اس سے شدید نفرت بھی رکھتا ہے "انتہی"۔

دیکھیں: زاد المعاو (168/5).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو وہ عیب شمار ہوتا ہے، اور بلاشک و شبہ نکاح کے مقاصد میں فائدہ و نہادت اور اولاد پیدا کرنا اہم چیز شمار ہوتی ہے، اور یہ اہم ترین مقاصد ہیں، اس لیے جب ان مقاصد کے لیے کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہو گا"۔

اس بناء پاگر بیوی خاوند کو بانجھ پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب شمار ہو گا" انتہی

دیکھیں: الشرح المتع (274/5) طبع مرکز فخر.

آپ یہ بھی جان لیں کہ آپ کے صدق و لیقین اور اس عیب کی وضاحت و بیان کرنے سے امید رکھی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق سے نوازے گا اور آپ کو بہتر چیز عطا کریگا، آپ کو ایسی بیوی ملے گی جس سے آپ خوش ہو جائیگے، یا پھر آپ کو اسی بیماری کی شکار بیوی حاصل ہو جائیگی، یہ سب کچھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق ہے۔

واللہ اعلم.